سلسلۂ تصوّف نمبر ۸۵

اُردُو ترجمہ کتاب

زبدۃ المقامات

جس میں

حضرت خواجۂ خواجگان و خواجۂ جہان شاہ والا مکان حضرت قبلۂ عالم
مظہر نور اللہ خواجۂ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

و

حضرت قطب الاقطاب ہادئے شیخ و شاب ناطق بالحق والصّواب

حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی

علیہ الرحمۃ والرضوان

نیز آپ کے خلفائے نامدار اور اولاد پاک کے حالات بوضاحت درج ہیں

جسے

ملک فضل الدّین ملک چنن الدّین ملک تاج الدّین ککّے زئی

تاجران کتب قومی بازار کشمیری و کوچہ ککّے زئیاں لاہور نے

بصرف زر کثیر با محاورہ اردو ترجمہ کرا کر

نولکشور گیلانی پرنٹنگ ورکس لاہور مین منیجر کے اہتمام سے چھپوایا

قیمت فی جلد دو روپیہ

آپ ہی روٹیاں لگاتیں آپ ہی نکالتیں آپ ہی ہانڈی پکاتیں اور کھانا بھی آپ ہی تقسیم کرتی تھیں اور خود نانِ خشک پر قناعت کرتی تھیں۔ اور بورئیے پر سویا کرتی تھیں ٭

خواجہ صاحب نے کئی دفعہ آپ کی ضعیفی و ناتوانی پر نظر کر کے کہا بھی کہ یہ خدمت آپ کسی اور کے سپرد کر دیں۔ لیکن آپ یہ بات سُنکر گریہ و زاری کرنے لگیں اور فرمانے لگیں۔ مجھ سے کیا خطا صادر ہوئی کہ حق سبحانہٗ تعالےٰ نے مجھے اس نیک خدمت سے محروم کیا۔ کیونکہ جو خدمت اس عاجزہ کے سپرد تھی وہ فقراء درویشوں کا کھانا پکانا تھا وہ بھی مجھ سے چھین لیگئی۔ لیکن کمال انکسار و ادب کے باعث آپ نے خواجہ صاحب سے اس کا اظہار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ خود خواجہ صاحب نے آپ کا قلق و اضطراب معلوم کر کے خدمت سابقہ پھر آپ کے سپرد کر دی ٭

الغرض آپ سالکوں اور مجذوبوں سے ملنے کی بڑی سعی و کوشش کیا کرتے تھے۔ شہر بہ شہر اُن کی تلاش میں پھرتے اور اُن سے ملکر فیوض و برکات حاصل کرتے اِس اثنائے سیاحت میں آپ عظمائے مشائخ میں سے ایک کی صحبت میں پہنچے۔ چاہا کہ آپ اُن سے اخذ طریقت کریں۔ لیکن جب آپنے اس بارے میں استخارہ کیا تو استخارہ میں حضرت خواجہ محمدؐ پارسا قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا کہ حاصل سلوک تہذیب اخلاق ہے اور جب یہ دولت حاصل ہو تو پھر سلوک اختیار کرنا ٭

نیز آپ نے اپنے ابتدائی حالات میں لکھا ہے کہ اول توبہ و انابت خواجہ عبید کی خدمت میں میسّر ہوئی۔ لیکن خیال رجوع الی اللہ و عزم ترک معاصی باطن میں تھا اور التماس فاتحہ ظاہر میں خواجہ عبید قدس سرہٗ خلفائے مولانا لطف اللہ سے تھی اور مولانا لطف اللہ خلیفہ مولانا خواجگی وہیدی علیہ الرحمۃ کے تھے۔ بعد ازاں چونکہ توفیق استقامت میسّر نہیں ہوئی۔ اس لئے بار دیگر بندگان افتخار شیخ کی خدمت میں توبہ و انابت کی گئی۔ آپ سمرقند میں تشریف رکھتے تھے اور خاندان کبار خواجہ احمد یسوی سے تھے اگرچہ آپ میری توبہ و انابت پر رضامند نہ تھے اور فرماتے تھے کہ تم ابھی ایک مرد جوان ہو لیکن جب فقیر کا عزم بالجزم پایا، فاتحہ پڑھی اور فرمایا اللہ تعالےٰ استقامت نصیب کرے آخر کو آپ کی فراست صادق آئی اور عزیمت پھر درہم برہم ہوئی اور خرابی عجیب پیش آئی اس کے بعد پھر بار دیگر بدون تصنّع و اختیار فقیر نے خواجہ امیر عبد اللہ بلخی کی خدمت میں

توبہ و انابت کی۔ آپ سے مصافحہ کرتے ہی نعمت غیر مترقبہ حاصل ہوئی۔ اور اب اُمید قوی ہوگئی کہ آپ کے برکات تاقیامت باقی رہینگے۔ القصہ چند عرصہ تک نگاہداشت حدود کی گئی۔ لیکن پھر تاثیر اسم المضل سدراہ ہوئی۔ آخر الامر چند عرصہ کے بعد توفیق و ہدایت الٰہی شامل حال ہو کر خواب میں خواجۂ بزرگ خواجہ بہاؤالدّین قدس سرہ کی محبت میں توبۂ انابت نصیب اور طریقۂ اہل اللہ کی طرف میلان کامل پیدا ہوا۔ بحکم الغریق یتعلّق بکلّ حشیش (ڈوبنے والے کو تنکے کا سہارا بھی بہت ہوتا ہے) ہر طرف ہاتھ پیر تومارتا ہی تھا کہ بعض مخدوم نے فرمایا کہ جو ذکر معنعن (یعنی مسلسل) بحضرت رسالت ہے سودمند ہے۔ لہٰذا آرزو اس بات کی ہوئی کہ انہیں مخدوم سے طریق ذکر و مراقبہ اخذ کیا جائے۔ چنانچہ مُدت دو سال تک آپ کے ذکر و مراقبہ پر مواظبت کرتا رہا۔ اور چونکہ سُن چکا تھا کہ جب تک کہ چالیس برس تک میدان لا الٰہ کی مسافت طے نہ کرے منزل الّا اللہ تک نہیں پہنچتا اور سادہ لوحی کا بھی یہی اقتضا تھا کہ جس قدر زمانہ بھی ذکر و اذکار میں گذرے غنیمت ہے اور اسی قدر ظاہر عبادت پر قناعت کرنا کافی و بس ہے +

ہر چند اس قسم کے بیانات میں علیۂ سلوک طریقۂ دیگر کے ارشادات مفہوم ہوتے تھے۔ لیکن مَیں نے قدم استقامت اس جگہ سے نہیں اُٹھایا۔ اور زمین کرم بزرگوارانِ اس گروہ میں اوقات ما تشتھی الانفس[1] کاشت کیا۔ اور انشاء اللہ العزیز اللہ تعالےٰ کی ذات پاک سے اُمید ہے کہ عاقبت میں اس تخم کو جوئبار ما لا عینٌ رأت ولا اذن سمعت سے سیراب کریگا +

الغرض رفتہ رفتہ میں کشمیر پہنچا اور شیخ باباوالی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے برکات نظر سے بہرہ مند ہوا +

الحمد للہ والمنۃ کہ آپ کی توجہات و برکات سے درِ قبولیت کشادہ ہوا۔ چونکہ آپ سلسلۂ علیہ نقشبندیہ سے پیر مجاز تھے۔ بقدر استعداد اس فقیر کے نفحات ربانیہ آپ کے آستانہ سے رونمود ہوئیں۔ پھر آپ کے انتقال کے بعد عینیت معہودہ حضرات

[1] یعنی جن باتوں کی کہ نفس خواہش کرتا ہے اس سے آپنے اشارہ کیا ہے اپنے عالم شباب کی طرف اور ما لا عین رأت ولا اذن سمعت سے اشارہ جنت کی نعمتوں کی طرف ہی جو نہ کسی کی آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سُنیں اور نہ کسی کے دل ہی پر ان کا خیال گذر سکتا ہے اور دیدار الٰہی اُن سب میں افضل ہے +